12453
5/22

دار الافتاء 1906

جناب مفتی صاحب Date: 22-1-11

السلام علیکم

امید ہے کہ آپ اللہ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہونگے

① جناب مسئلہ یہ ہے کہ جمعہ کی اذان کے بعد کاروبار کرنے کی اجازت ہے۔
یا ممنوع ہے اور اگر اسی بازار میں 3 مساجد ہوں پہلی جماعت 1:00 بجے ہوتی
ہو اور دوسری مسجد میں 1:30 بجے تو کچھ لوگ 1:00 بجے والی مسجد میں
نماز پڑھ لیں باقی دوسرے لوگ 2 بجے والی مسجد میں نماز ادا کرلیں۔
یا جمعہ کی پہلی اذان کے ساتھ ہی کاروبار بند کر دینا چاہیے۔
اور جمعہ کی نماز کے بعد دوبارہ کاروبار دوکان کھولی جائے؟

② دوسرا مسئلہ: گرین پگڑی والی مسجدوں میں مجبوری میں کبھی کبھی
راستے میں جماعت سے نماز ادا کر سکتے ہیں یا اپنی نماز علیحدہ پڑھیں
یا بالکل انکی مسجدوں میں نہ جائیں تفصیل سے جواب دیں جزاک اللہ

③ تیسرا مسئلہ: جس اگر یہ معلوم ہو کہ اس شخص کے یہاں ناجائز پیسہ سے
شادی ہو رہی ہو اور بھی اس شخص نے اپنے بھائی کا پیسہ مار رکھا ہے۔
اور ہم اپنے رشتہ داری کی وجہ سے خوب اچھی طرح جانتے ہوں تو بھی
ایسے شخص کے یہاں کھانا کھانا جائز ہے یا حرام

جزاک اللہ

(بلکہ ہم خود جانتے ہوں)

34949747 مشتاق احمد

بہادر آباد کراچی

244، دہلی مرکنٹائل ہاؤسنگ سوسائٹی بہادر آباد کراچی

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلياً

(۱)۔۔۔جمعہ کی پہلی اذان کے بعد کاروبار کرنا جائز نہیں۔ لہٰذا جیسے اپنے علاقے یا محلے کی مسجد میں اذان ہو جائے فوراً کاروبار وغیرہ بند کر دینا لازم ہے۔ اس لئے یہ جائز نہیں کہ کچھ لوگ جہاں پہلے جمعہ ہوتا ہو وہاں جمعہ کی نماز پہلے ادا کر کے آجائیں اور پھر باقی لوگ دوسری جگہ جمعہ کی نماز ادا کرنے چلے جائیں، اور نماز کے وقت کاروبار وغیرہ کھلا رہے، کیونکہ اس وقت میں کاروبار جاری رکھنے سے لوگ گناہ میں مبتلا ہوں گے۔ البتہ اذان کے بعد کاروبار بند کر کے نمازِ جمعہ ادا کرنے کے بعد واپس آکر کاروبار وغیرہ دوبارہ شروع کر سکتے ہیں، چاہے دوسری جگہ اب تک جمعہ کی نماز ادا نہ ہوئی ہو۔ (مستفاد من تبویب: ۹/۷۵۷، ۱۹/۱۵۹)

لما فی القرآن الکریم :الجمعة: ۹، ۱۰]

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (۹) فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ(۱۰)}

وفی الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (۲ / ۱۶۱)

(ووجب سعي إليها وترك البيع) ولو مع السعي، في المسجد أعظم وزرا (بالأذان الأول) في الأصح.....قوله ووجب سعي) لم يقل افترض مع أنه فرض للاختلاف في وقته هل هو الأذان الأول أو الثاني أو العبرة لدخول الوقت؟ بحر.وحاصله أن السعي نفسه فرض والواجب كونه في وقت الأذان الأول، وبه اندفع ما في النهر من أن الاختلاف في وقته لا يمنع القول بفرضيته كصلاة العصر فرض إجماعا مع الاختلاف في وقتها (قوله وترك البيع) أراد به كل عمل ينافي السعي وخصه اتباعا للآية نهر

(۲)۔۔۔اگر کسی مسجد کا امام بدعتی ہو، اور ایسی مسجد میسّر نہ ہو، جس کا امام صحیح العقیدہ متبع سنت ہو، تو ایسی مجبوری میں بدعتی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، اور اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں اس کی اقتداء میں مسجد میں نماز باجماعت پڑھنا افضل ہے۔

لما فی الدر المختار(۱/ ۵۵۹، ۵۶۲)

(ويكره) تنزيها (امامة عبد)......(ومبتدع) أي صاحب بدعة....(لا يكفر بها)......وفي النهر عن المحيط: صلى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة.

دار الافتاء

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

وفی (رد المحتار)

(قوله نال فضل الجماعة) افاد ان الصلاة خلفهما اولی من الانفراد.

(۳)۔۔۔اگر یہ معلوم ہو کہ یہ شخص حرام رقم سے کھانا کھلا رہا ہے، تو اس کا کھانا کھانا جائز نہیں ہے، اور اگر معلوم نہ ہو لیکن اس شخص کا زیادہ تر مال حلال ہے، یا جس قدر مال سے دعوت کر رہا ہے اس کے پاس اس کے بقدر حلال مال موجود ہے، تو ایسے شخص کی دعوت کا کھانا کھانے کی گنجائش ہے، البتہ ایسے شخص کی دعوت اور گفٹ وغیرہ سے بچنا بہتر ہے۔

اور اگر یہ امید ہو کہ اگر اس شخص کی دعوت میں شرکت نہ کی جائے تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے، تو اس کی دعوت وغیرہ میں شرکت سے اجتناب کرنا چاہیئے۔(مستفاد من فتاویٰ رشیدیۃ: ۴۶۸/۱)

لما فی فقه البیوع (۱۰۳۸/۲)

الصّـــورة الرابعة: أنّ المال مركّبٌ من الحلال والحرام، ولايُعرف أنّ الحلال مميَّزٌ من الحرام أو مخلوطٌ غير مميَّز. وإن كان مخلوطاً فكم حصّةُ الحلال فيه. والأولى في هذه الصّـــورة التنزّه، ولكن يجوز للآخذ أن يأخذَ منه بعضَ ماله هبةً أو شـراءً، لأنّ الأصـل الإباحة. وينبغي أن يُقيّد ذلك بأن يغلـب على ظنّ الآخـذ أنّ الحلالَ فيـه بقـدر مـا يـأخـذه أو أكثرُ منه،..............

..........واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

بالسداد
جمال احمد

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱/جمادی الاُخریٰ/۱۴۳۹ھ

2018/02/18ء

الجواب صحیح

[signature] غفراللہ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

یکم/جمادی الاُخریٰ/۱۴۳۹ھ

2018/02/18ء

الجواب صحیح

[signature]

۱/۶/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

[signature]

۱/۶/۱۴۳۹ھ

[stamp: مفتی ... دارالعلوم کراچی]

الجواب صحیح

[signature]

۲/۶/۱۴۳۹ھ

[stamp: دارالافتاء ... ۱۹۵۲ ... ۲۰۱۸/۲/۲ ... دارالعلوم کراچی]

Scanned by CamScanner